خطبہ نمبر ۱۱

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

خطباتِ جمعہ

موضوع: عید الفطر، دیش بھکتی، نکسلواد پر دوہرا معیار کیوں؟

مرتب: مولانا محمد زاہد المرکزی

کالپی شریف، جالون یو، پی

پیش کش: روشن مستقبل دہلی

نحمده ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد
فاعوذ باالله من الشیطان الرجیم
بسم الله الرحمن الرحیم" وأما بنعمة ربک فحدث" اور اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو.

برادران ملت اسلامیہ! آج ہم آپ اس خوشی کے موقع پر رب قدیر کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ خوشی کا موقع عنایت فرمایا اور طرح طرح کی نعمتوں سے سرفراز فرمایا جن کا شمار ہی ممکن نہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے "وان تعدو نعمة الله لا تحصوها" اگر تم اپنے رب کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کرسکتے. اس خوشی کے موقع پر آج ہم سارے دیش کو عید الفطر کی مبارک باد پیش کرتے ہیں یہی اس دیش کی خوبی ہے کہ الگ الگ دھرموں، تہذیبوں، کے ماننے والے پوری آزادی کے ساتھ اپنی خوشیاں ہر قوم کے ساتھ بانٹتے نظر آتے ہیں. مساجد کے باہر ہمارے ہندو، سکھ، عیسائی بھائی بھی ہمیں مبارکباد پیش کرنے کو کھڑے ہوئے ہیں ایسا نظارہ صرف اور صرف ہندوستان میں ہی دیکھنے کو ملتا ہے اور ملکوں ایسی تصویریں خال خال ہی نظر آتی ہیں لیکن ہندوستان کی ہر مسجد کے باہر ایسا نظارہ عام بات ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہیں ہندوستاں ہمارا

محترم حضرات! آج ہمارا دیش بارود کے ڈھیر پر کھڑا ہے، دشمن طاقتیں ملک کو ہر محاذ پر شکست کھاتا دیکھنے کی خواہش مند نظر آرہی ہیں کچھ طاقتیں دیش کو دیش کے اندر ہی کمزور کرنے کی کوشش کررہی ہیں تو کچھ ودیشی

طاقتیں ہمیں اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہتی ہیں مگر ہم مسلمان پوری قوت کے ساتھ دیش کے اندر اور باہر کے دشمنوں سے دو دو ہاتھ کرنے کو تیار ہیں. دیش کو جب بھی ضرورت پڑی ہے اس مٹی کو ہم نے اپنا خون دینے میں کنجوسی نہیں کی کبھی"اشفاق اللہ خان، مولانا فضل حق خیرابادی نے انگریزوں سے لوہا لیا ہے تو کبھی" ویر عبد الحمید"" بریگیڈیئر عثمان "میجر سلمان" جیسے جاں بازوں نے جانیں قربان کرکے اپنے دیش کی سرحدوں کی حفاظت کی ہے.

لیکن آج ہمارے بھائی چارے کو توڑنے کی کوشش کی جارہی ہے اور اس کا سب سے بڑا ذمہ دار میڈیا ہے میڈیا جس طرح کی بازارو زبان کا استعمال اپنے پروگراموں میں کر رہا ہے اس سے پہلے کبھی اس طرح کے حالات نہیں دیکھے گئے، کشمیر کے "پلوامہ" آتنکی حملے میں شہید جوانوں کی شہادت کو جو رنگ دینے کی کوشش کی گئی، لائو چِتائیں جلتی دکھائی گئیں، جگہ جگہ جوانوں کو اکٹھا کرکے نعرہ بازی کو کوریج دیا گیا جبکہ دوسری طرف مہاراشٹر کے "نکسلی" آتنکی حملے میں شہید ہونے والے سی آر پی ایف کے جوانوں کی نہ لائو چِتائیں دکھائیں، نہ روتی بلکتی ماؤں، ودھواؤں(विधवाओं) کو دکھایا گیا، جوان پلوامہ میں بھی شہید ہوئے اور مہاراشٹر میں بھی مگر نہ کہیں بند بلایا گیا، نہ کہیں شہیدوں کے لیے چندہ جمع کیا گیا، نہ کہیں دیش کے نوجوانوں کا اُبال دکھایا گیا اور نہ چوراہوں چوراہوں پُتلے پھونکے گئے! کیا یہ دوہرا رویہ نہیں؟ کیا اسے دیش بھکت میڈیا کہا جا سکتا ہے؟ اور اگر ہم نے پلوامہ حملے کی طرح مہاراشٹر میں ہوے نکسلی حملے کے خلاف پتلے نہیں جلائے تو کیا ہم دیش بھکت ہیں؟ اگر ضمیر مر نہ گئے ہوں، آنکھوں میں شرم و لجّا بچی ہو تو کیا ہم کہ سکتے ہیں کہ ہمارا رویہ صحیح ہے؟ میڈیا کا برتاؤ ٹھیک ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں! تو دیش بھکتی کیا ہے؟ اس پر ہمیں خود غور کرنا ہوگا اور ایسے چالباز دلوں، سنگٹھنوں سے خود کو دور کرنا ہوگا ورنہ یہ دیش کو بانٹنے والے لوگوں کی ذہنیت (मानसिकता) کو اپنا کر ہم اپنا بھی نقصان کریں گے اور دیش کا بھی.

آج "نکسل واد" اور "ماؤواد" دیش کے لیے ایک بڑی مصیبت ہے ہم پردھان منتری، گرہ منتری، رکچھا منتری سمیت دیش کی سرکشا ایجنسیوں سے اس عید کے مبارک موقع پر یہ مانگ کرتے ہیں کہ "نکسلواد" اور آتنکواد "پر کڑا سے کڑا ایکشن لیں، ورنہ جس طرح پڑوسی ممالک اچھے اور برے آتنکوادیوں میں فرق کرکے پریشان

ہیں اسی طرح ہم بھی پریشان ہوں گے. آج جس تیزی کے ساتھ ہم نکسلواد، ماؤواد کا خاتمہ کرسکتے ہیں انکی وچار دھارا کو ختم کرسکتے ہیں کل اتنا ہی مشکل ہوگا کیونکہ ان کا دائرہ دن بدن بڑھتا جارہا ہے آج اگر ہم ان کا صفایا دس دن میں کرسکتے ہیں تو کل مہینوں لگ سکتے ہیں، آج جتنا آسان ہے کل اتنا آسان نہیں ہوگا، آج اگر ہمارے پانچ جوان شہید ہونگے تو کل پچاس ہو سکتے ہیں تو کیوں نہ ہم کل اٹھنے والے حطرے کو آج ہی ختم کردیں، بات چیت سے ممکن ہو تو بات چیت سے حل نکالیں اور بولی سمجھ نہ آئے تو جو بہتر سمجھیں کارروائی کی جائے. کیا آپ نے سری لنکا میں L. T. T لِٹّے کو نہیں دیکھا؟ حکومت اسے شروعات میں ڈھیل دیے رہی آخر کار اسے فائنل آپریشن کرنا پڑا جس میں سری لنکائی سینا اور لوگوں کا کافی نقصان ہوا پورا کا پورا علاقہ تباہ کرنا پڑا گنہگار تو مرے ہی پر انکے ساتھ بہت سے انکے اپنے بھی مارے گئے.

ایسی کسی بھی صورت حال سے اگر بچنا ہے تو ہمیں دوہرا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے اور آتنکواد کو کسی مذہب، دھرم، سمُدائے (समुदाय) سے نہ جوڑ کر انھیں صرف آتنکی ہی سمجھا جائے اور ویسا ہی انکے ساتھ سلوک کیا جائے، ورنہ دیش دروہی دیش بھکتی کا چولا اوڑھ کر اس دیش اور اسکے بسنے والوں کی روح کو تار تار کرتے رہیں گے جس کی وجہ سے دیش کا امن، چین، تباہ ہوکر رہ جائے گا.

مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے حبیب کے صدقے ہمارے ملک کی حفاظت فرمائے، دیش کو کسی بھی طرح کا نقصان پہنچانے والوں کو تباہ وبرباد کردے، ہمارے ملک کو امن کا گھوارہ بنادے. آمین.